Rega. No. L. 254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″
فی پرچہ ۱؎

یوم سہ شنبہ

۸ جمادی الاوّل ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۴ | ۵ تبلیغ ۱۳۳۱ ہش ۵ فروری ۱۹۵۲ء | نمبر ۳۱

اخبار احمدیہ

لاہور ۴ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت درد کی شکایت کے باعث تاحال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج دل میں کمزوری ہے۔ ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

کراچی ۴ فروری۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین مشرقی بنگال کا دورہ ختم کرنے کے بعد آج تیسرے پہر کراچی واپس پہنچ گئے۔

مصر برطانیہ کے ساتھ دوستی کا خواہاں ہے لیکن وہ اسکی خاطر اپنی قومی امنگوں کو قربان نہیں کریگا

(علی ماہر پاشا)

قاہرہ ۴ فروری۔ مصر کے وزیر اعظم علی ماہر پاشا نے اعلان کیا ہے کہ مصر برطانیہ کے ساتھ مساویانہ حیثیت سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ وہ اس کی خاطر اپنی قومی امنگوں کو بھی قربان کر دے گا۔ آج انہوں نے یہاں ایک بیان میں اپنی حکومت کی پالیسی واضح کرتے ہوئے کہا۔ بین الاقوامی صورت حال میں جو تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں ان کو ملحوظ رکھتے ہوئے برطانیہ اور مصر کے درمیان برابر کے دوستانہ تعلقات قائم ہونے چاہئیں۔ میری حکومت اس کے لئے پوری کوشش کرے گی۔ لیکن وہ قومی امنگوں کو کسی حال میں بھی قربان نہیں ہونے دے گی۔ ان کی تکمیل کو تمام دوسرے معاملات پر تقدم حاصل رہے گا۔ چنانچہ نہر سویز کے علاقہ سے برطانوی فوجوں کے انخلاء اور وادیٔ نیل کے اتحاد کے لئے ہم اپنے مطالبہ کو بہ اصرار جاری رکھیں گے۔ عرب لیگ کا ذکر کرتے ہوئے علی ماہر پاشا نے کہا مصر تمام دوسرے عرب ملکوں کے ساتھ بدستور تعاون کرتا رہیگا اس کی کوشش یہی رہے گی کہ عرب ملکوں کے درمیان دوستانہ تعلقات بڑھیں اور وہ ایک دوسرے کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جائیں۔

اسٹار نے امید ظاہر کی ہے کہ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن آئندہ ہفتہ دار العوام میں امور خارجہ پر بحث کے وقت اینگلو مصری تعلقات کے متعلق کوئی بیان دیں گے۔ لندن میں برطانوی دفتر خارجہ اور وہاں کے مصری ذرائع نے ابھی اس اطلاع کی تصدیق نہیں کی ہے کہ مصری سفیر امر پاشا عنقریب قاہرہ واپس آنے والے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں چار کروڑ ٹن کوئلہ کی دریافت!

ڈھاکہ ۴ فروری۔ مشرقی پاکستان میں بھورے رنگ کے کوئلہ کے ذخیرے ملے ہیں جن میں اندازاً چار کروڑ ٹن کوئلہ موجود ہے۔ وہاں کوئلہ کی تلاش ۲ سال ہوئے شروع ہوئی تھی۔ جواب تک جاری ہے۔ ابتدائی تجزیہ سے معلوم ہوا ہے کہ یہ کوئلہ گھریلو استعمال کے لئے بہت موزوں ہے۔ اب یہ دیکھا جائے گا کہ صنعتی کارخانوں وغیرہ میں بھی یہ کام آسکیگا یا نہیں۔ سندھ میں بھی بعض مقامات پر کوئلہ ملا ہے۔ اسی طرح ماہرین نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ آزاد کشمیر کی سرحد کے ساتھ ساتھ کوئلہ کے ذخیرے موجود ہیں۔ بلوچستان کے بعض علاقوں میں جو معدنی دولت سے مالا مال ہیں۔ ابھی تک کھدائی کا کام شروع نہیں ہو سکا ہے۔ اگر آمد و رفت کی سہولتیں میسر آجائیں۔ تو امید ہے کہ وہاں بھی مختلف قسم کے دفینوں کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔

ظفر اللہ خان سے ڈاکٹر گراہم کی ملاقات

پیرس ۴ فروری۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم نے آج پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے بات چیت کی۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ انخلاء افواج سے متعلق اپنی مساعی پھر شروع کرنے کے سلسلے میں برصغیر آنے سے قبل مختصر سے قیام کے لئے امریکہ واپس جانا چاہتے ہیں۔

تیونس میں ۷ ہلاک اور ۲۰۰ زخمی

تیونس ۴ فروری۔ آج یہاں نیشنلسٹوں نے ایک پل اڑا دیا۔ ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے۔ اور خشک گھاس کے ذخیروں کو نذر آتش کر دیا۔ تیونس کے باہر پولیس نے مظاہرین پر گولی چلائی۔ جس میں ایک آدمی ہلاک ہوا۔ ۱۶ جنوری سے اب تک ۷۰ آدمی ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہو چکے ہیں۔

تخفیف اسلحہ کے کمیشن کا اجلاس

پیرس ۴ فروری۔ آج یہاں تخفیف اسلحہ کے کمیشن کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ یہ کمیشن چار بڑی طاقتوں کی خفیہ بات چیت کے بعد پاکستان اور بعض دوسرے ممالک کی تجویز کے مطابق مقرر کیا گیا ہے۔

پیرس ۴ فروری۔ آج یہاں پاکستان عرب اور بعض دیگر ایشیائی ممالک کے نمائندوں کا جلسہ ہوا۔ جس میں تیونس کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے سوال پر غور کیا گیا۔

سرحد میں غذائی صورت حال کا تفصیلی جائزہ

مرکز سے مزید گیہوں مانگنے کا فیصلہ

پشاور ۴ فروری۔ آج یہاں وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خان کی زیر صدارت ایک خاص کانفرنس میں جو صوبے کی غذائی صورت حال پر غور کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی۔ ذخیرہ اندوزی اور بلیک مارکیٹ وغیرہ کو ختم کرنے کے لئے فوری اور مؤثر قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز قرار پایا کہ مرکزی حکومت سے مزید گیہوں مانگنے کے سلسلے میں درخواست کی جائے۔ تاکہ اگلی فصل سے صوبے میں اناج کا ایک محفوظ ذخیرہ بنایا جا سکے

مختصر لیکن اہم

★ **کراچی ۴ فروری۔** سر آغا خان آج لاہور روانہ ہونے والے تھے۔ لیکن اب انہوں نے اپنی روانگی بدھ تک ملتوی کر دی ہے۔ وہ لاہور میں دو روز قیام کرنے کے بعد مشرقی پاکستان کے دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔

★ **نئی دہلی ۴ فروری۔** ہندوستان کے وزیر خزانہ مسٹر دیش مکھ نے کہا ہے کہ ہندوستان کو خوراک کی قلت اور اسی قسم کے بعض دوسرے مسائل درپیش ہیں۔ اس لئے سٹرلنگ بلاک سے علیحدہ ہونا اس کے لئے مفید نہیں ہے۔

★ **کولمبو ۴ فروری۔** آج لنکا میں آزادی کی چوتھی سالگرہ منائی گئی۔ پاکستان کے گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد نے اس موقعہ پر لنکا کے وزیر اعظم کو مبارکباد کا ایک پیغام بھیجا ہے

★ **کراچی ۴ فروری۔** آل پاکستان گرل گائڈ کانفرنس بدھ کو کراچی میں شروع ہو رہی ہے۔ محترمہ فاطمہ جناح اس کا افتتاح فرمائیں گی۔

★ **کراچی ۴ فروری۔** عالمگیر بنک کے صدر آج ہوائی جہاز کے ذریعہ لندن سے کراچی پہنچ گئے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ بنک پاکستان کو قرضے دینا چاہتا ہے تاکہ وہ ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنا سکے اس سلسلے میں بنک کے نمائندوں اور حکومت پاکستان کے درمیان تسلی بخش طریقے سے گفتگو ہو رہی ہے۔

پیر پگاڑو کی گدی بحال کر دی گئی

حیدر آباد ۴ فروری۔ پیر پگاڑو کے بڑے لڑکے پیر سکندر شاہ کو آج گدی پر بٹھا دیا گیا۔ اس تقریب میں ان کے تیس ہزار پیروکار موجود تھے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازیٔ عمر اور صحت کیلئے صدقہ و دعا

کراچی ۲ فروری۔ جناب سیکرٹری صاحب ضیافت جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ امیر جماعت مقامی مکرم چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب کی تحریک پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کی گئی نیز احباب جماعت نے صدقہ دینے کے لئے روپے بھی جمع کئے۔ چنانچہ جمع شدہ رقم میں سے گیارہ بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ نیز مزید صدقہ ادا کرنے کی غرض سے چار صد روپے مرکز میں بھی ارسال کئے گئے۔

۱۰ رفروری ۔ یومِ تحریکِ جدید

تحریکِ جدید کے وعدوں کے بارے میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد احباب جماعت سن چکے ہیں کہ:۔

(۱) "اب صرف ان لوگوں کے وعدے لیکر نہیں بھجوانے جو پہلے سے وعدے کرتے آئے ہیں۔ بلکہ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو جوان ہو یا بوڑھا ہو مرد ہو یا عورت۔ امیر ہو یا غریب اور پھر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو اس کی حیثیت کے مطابق تحریکِ جدید کے وعدے لیکر بھجوائیں"۔

(۲) "ہر ایک احمدی کو بتاؤ کہ اس کا تحریکِ جدید میں حصہ لینا احمدیت کے قیام کی غرض کو پورا کرنا ہے۔ اگر کوئی شخص تحریکِ جدید میں حصہ نہیں لیتا تو اس کے احمدیت میں داخل ہونے کا کیا فائدہ"

جو رپورٹیں دفتر میں موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ دوست اس کے لئے کوشش فرما رہے ہیں۔ لیکن اس کے لئے جماعت کے ہر عہدہ دار کی طرف سے پوری جدوجہد اور خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جماعت کے ہر فرد کو مطابق ارشاد حضور تحریکِ جدید میں شامل کرنا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے نئے مجاہدین کو بھرتی کرنے کی غرض سے اجتماعی کوشش کے لئے دس فروری یومِ تحریکِ جدید مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ عہدہ داران جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ اس دن ایک معین پروگرام مقامی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار فرما کر دفتر دوم تحریکِ جدید میں زیادہ سے زیادہ افراد شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اس طرح ان بچھڑے ہوئے دوستوں کو بھی شامل کیا جائے۔ جو دفتر اول یا دوم میں کسی وقت شامل تھے۔ لیکن اب اس جہاد سے محروم ہیں۔ اس کے بعد سب جماعتوں کے وعدوں کی مکمل فہرستیں ۱۵ رفروری تک سپردِ ڈاک ہو جانی چاہئیں۔

وکیل المال تحریکِ جدید

اپنے مالک کے حضور

اے میرے خالق اے میرے مالک اے میرے محسن اور اے میرے خدا۔ میں نہ عالم ہوں۔ نہ ادیب اور نہ شاعر ہوں نہ خطیب۔ صرف اور صرف یہ غریب ایک بندۂ ناکارہ پُر معصیت اور پُر غفلت ہے۔ ظلم پر ظلم کرتا ہوں پھر بھی انعام پر انعام پاتا ہوں۔ اور گناہ پر گناہ کر کے احسان پر احسان دیکھتا ہوں میں عادی مجرم ہوں۔ تاہم تیرے فضلوں کو اپنے گناہوں سے زیادہ ہی زیادہ پاتا ہوں۔ تو علام الغیوب ہے۔ تو ستار العیوب ہے تو غفار الذنوب ہے۔ تیری شان تیرے مامور زمان کی زبان حقیقت ترجمان سے یوں ہے کہ

اے خداوند خلق و عالمیاں	ہمہ حمد است مرتبہ شایاں
اے خداوند خلق و عالمیاں	خلق و عالم ز قدرتت حیراں
اے خداوند خلق عالمیاں	حاجت بندہ را روا گرداں

اے کہ تو ہمیشہ اور ہر ایک کی پردہ پوشی فرمایا کرتا ہے۔ اور سب ہی ادنےٰ اور اعلےٰ کو اپنی بے شمار نعما والاسے نوازا کرتا ہے۔ پھر ہر مانگنے اور نہ مانگنے والوں کو سب ہی قسم کی برکات اور دارین کی حسنات سے متمتع کیا کرتا ہے۔ مجھ نالائق اور پُر گناہ پر رحم فرما۔ اور اس رُو سیاہ حال تباہ پر نظر عفو و کرم ڈال اور ہم سب ہی کی بے باکی اور نا سپاہی سے درگزر کر اور مجھے اور ان سب کو جن کے لئے مجھے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ اور ان سب ہی کو جو میرے لئے دعائیں کیا کرتے ہیں اور پھر ان سب کو جو ایک دوسرے کو دعاؤں کی تحریک ترغیب اور تحریص دیتے دلاتے ہیں۔ سب ہی کو تمام قسم کے غم و حزن سے نجات بخش کہ بجز تیری ذات واحد یگانہ کے کوئی بھی چارہ گر نہیں آمین ثم آمین

ایں سرم بے کارہ بر دوش است بار ؛	بہرِ تعظیم تو اندازم۔ گویم بار بار
رحم کن رحم اے خدائے ذو الجلال ؛	کے دمے باشد کہ حاصل مے شوی اے شہریار

(احقر عبید اللہ ہومیو پیتھ)

اعلان برائے سید شریف احمد صاحب معین پورہ ضلع گجرات

سید شریف احمد صاحب واقف زندگی باغبان محمد آباد سٹیٹ حال معین الدین پورہ ضلع گجرات اپنے کام سے غیر حاضر ہیں۔ انہیں بذریعہ رجسٹری لکھا گیا تھا کہ وہ کام پر حاضر ہو جائیں لیکن انہوں نے اس ہدایت پر عمل نہیں کیا۔ دوبارہ ۱۵ ۱۲ ۵۱ کو بذریعہ رجسٹری لکھا گیا۔ کہ وہ فوراً محمد آباد پہونچیں مگر رجسٹری واپس آگئی۔ جس پر ڈاک خانہ کی طرف سے نوٹ لکھا ہوا تھا کہ "مکتوب الیہ لینے سے انکاری ہے"۔

بذریعہ نوٹس ہذا سید شریف احمد صاحب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ دس دن کے اندر اندر محمد آباد سٹیٹ میں حاضر ہو کر رپورٹ کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی صورت میں ان کا معاملہ تعزیری کارروائی کے لئے مجلس تحریک جدید میں پیش کیا جائیگا

وکیل الزراعت تحریک جدید

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ھے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے ؛

ضرورت

منشی۔ معمولی لکھے پڑھے زمیندارہ کام کروانے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہ سمجھتے ہوں۔

مالی۔ باغ کے کام کا تجربہ کار ہو۔ یا اس کام میں دلچسپی رکھتا ہو جسے سکھایا جا سکے۔

استاد۔ پرائمری تک تعلیم دے سکے با ترجمہ قرآن کریم پڑھا سکے۔ تہجد گزار ہو۔ دینی تعلیم تبلیغ اور تربیت کے کام کا جوش رکھتا۔

بیلدار۔ ہل چلانے اور باغ میں کام کرنے کے لئے کم از کم جو تنخواہ لے سکیں لکھیں

منیجر نصرت آباد سٹیٹ

(ڈاک خانہ کنری بھیرو سندھ)

یومِ مصلح موعود

یوم مصلح موعود انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰ رفروری بروز بدھ ہوگا۔ تمام جماعتیں اس مبارک دن کو پوری شان سے منائیں ظہور حضرت المصلح الموعود کے متعلق جو الٰہی بشارات اور برکات اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان کو وضاحت سے بیان کیا جائے پسرِ موعود کی پیشگوئی پر "التبلیغ" کے آٹھ نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ تقریروں کی تیاری میں ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ یہ صیغہ نشر و اشاعت سے مفت حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۵ فروری ۱۹۵۲ء

میرے پانچ روپے سے کیا ہوگا؟

شائد کسی نوجوان کے دل میں یہ سوال اٹھتا ہو کہ میرے پانچ روپیہ سے کیا ہوگا۔ بے شک آپ ان پانچ روپیہ سے اپنے دوستوں کی دعوت کر دیں یا اپنے لئے چند رومال یا بنیانیں خرید لیں۔ یا اور کسی ذاتی مصرف میں لے آئیں۔ تو یہ پانچ روپے واقعی کوئی بڑی قیمت نہیں رکھتے۔ آدمی دوستوں کی دعوتیں کرتا ہی ہے ذاتی ضروریات کے لئے چیزیں خریدتا ہی ہے۔ پیسہ پانی کی طرح خرچ ہوتا ہے۔ آپ ماہوار تنخواہ لاتے ہیں۔ یا گھر کے خرچ کے لئے مہینہ کا خرچ دوکان کے حساب سے برآمد کرتے ہیں۔ روپیہ یونہی خرچ ہو جاتا ہے۔ کچھ بنتا بناتا نظر نہیں آتا۔ ایک پانچ کیا بیسیوں پانچ یونہی ہاتھوں ہاتھ نکل جاتے ہیں۔ معلوم بھی نہیں ہوتا کہ کدھر سے آئے اور کدھر چلے گئے۔ یہ روز ہوتا ہے۔ آپ اس کا ہر وقت تجربہ کرتے ہیں۔ آپ ہی نہیں۔ آپ کے دوست رشتہ دار سب یہی کہتے ہیں:

بے شک پانچ دس بیس کی گزارہ کے لئے سو دوسو روپیہ بھی تھوڑے ہیں۔ کھانا ہے کپڑے ہیں۔ بچوں کی تعلیم ہے کیا کچھ نہیں ہے۔ روپیہ آتا ہے اور چلا جاتا ہے۔

مگر

ٹھہرے۔ پانچ روپیہ اس لحاظ سے واقعی کچھ بھی نہیں ہیں۔ پھر بھی یہ پانچ روپیہ بہت زیادہ قیمت رکھتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو ان پانچ روپوں کے عوض میں ایسی چیز خرید سکتے ہیں۔ کہ یہ پانچ روپے آپ کے ان سینکڑوں ہزاروں روپوں سے زیادہ قیمتی بن سکتے ہیں۔ جو آپ دعوتوں اور دیگر ذاتی ضروریات میں صرف کر دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند مندرجہ ذیل ارشادات سن لیجئے۔

"میں ہر نوجوان کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ قلیل ترین رقم ادا کر کے تحریک جدید میں حصہ لے۔"

"ہماری نیت اس روپیہ سے (تحریک جدید کے روپیہ سے) ایسا فنڈ قائم کرنے کی ہے جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت پر شامل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والے دوستوں کو ملتا رہے کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی فنڈ پر خرچ ہوگا۔ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کو قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔"

ان ارشادات کے پڑھنے کے بعد سوچئے کہ آپ کے پانچ روپے کیا کر سکتے ہیں۔ اور وہ کتنے قیمتی بن سکتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو
آپ کے پانچ روپے سے کیا کچھ
نہیں ہو سکتا؟

قومی کیریکٹر

امریکہ کے ایک اخبار نے اپنے ایک اداریہ میں یہ عجیب انکشاف کیا ہے کہ "جن مغربی ممالک کو امریکہ امداد دے رہا ہے۔ ان میں سے برطانیہ جو فوجی سامان تیار کر رہا ہے۔ دوسرے تمام مغربی ممالک جن کو یہ امداد دی جاتی ہے۔ جن میں فرانس بھی شامل ہے۔ مجموعی طور پر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ فرانس کو اس سال ساٹھ کروڑ ڈالر امداد دی گئی ہے۔ اور برطانیہ کو اس سے نصف۔ برطانیہ نے جو سنجیدہ پروگرام اختیار کیا ہے مغربی دنیا میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کے برخلاف فرانس میں انڈوں گوشت کی رانوں اور مرغ و ماہی پر زور دیا جاتا ہے۔ آدمی حیران ہوتا ہے کہ یہ کیا ہے؟"

برطانیہ اور فرانس کا یہ موازنہ دونوں قوموں کے کیریکٹر پر پوری روشنی ڈالتا ہے۔ برطانیہ کو آپ جو چاہیں کہہ لیں مگر اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس کی "احساس وقت" کی رگ ابھی مری نہیں۔ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ برطانیہ غاصب ہے۔ برطانیہ مکار ہے۔ برطانیہ زمانہ ساز ہے۔ یہ سب درست سہی۔ مگر آج دنیا کے پردے پر کوئی قوم فرض شناسی اور علو ہمتی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

بے شک برطانیہ کی جو دھاک بندھی ہوئی تھی۔ وہ اب نہیں رہی دنیا میں جو اس کا اثر و رسوخ کبھی تھا۔ اس میں اب بہت کمی آگئی ہے۔ کوئی وقت تھا کہ وہ سمندر کی لہروں کا بلا شرکت غیرے مالک تھا کوئی وقت تھا کہ برعظیم ہند جیسا سونا اگلنے والا وسیع خطۂ ارضی اس کے زیر فرمان تھا۔ کوئی وقت تھا کہ دنیا کی قومیں اس کے ہونٹ کے ایک بل سے لرز جاتی تھیں۔ وہ وسیع سمندر کا ہی مالک نہ تھا بلکہ اس کی سلطنت پر آفتاب غروب نہیں ہوتا تھا۔ گو آج اس کی یہ حالت نہیں ہے لیکن . . .

امریکہ کے ایک اخبار کے اس تبصرہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ قوم ابھی مری نہیں۔ اب بھی اس میں دوسری قوموں سے کچھ زیادہ ہو سکتی ہے۔ یہ امریکہ کے ایک اخبار کا تبصرہ ہے۔ وہ امریکہ جو اس زمانے کا نہ صرف قارون ہے۔ بلکہ فرعون بھی بننا چاہتا ہے۔ اسی تبصرہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خود امریکہ والوں کی روح پر برطانیہ کی طرف سے ایک خوف اور رشک کا جذبہ طاری ہے:

دوسری طرف فرانس کو دیکھئے گزشتہ دونوں عالمگیر جنگوں میں جرمنی کے مقابلہ میں اس نے کس طرح پست ہمتی کا مظاہرہ کیا۔ حالانکہ ساری دنیا کی طاقتیں اس کی پشت پر تھیں۔ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ فرانس نے پرلے درجہ کی بزدلی دکھائی۔ مگر برطانیہ نے ان دونوں جنگوں میں دشمن کو انگلش چینل کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی اجازت نہیں دی۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو قوم عزت و ناموس سے زندہ رہنا چاہتی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم سے کم برطانیہ جیسا استقلال برطانیہ جیسی خود اعتمادی اپنے آپ میں پیدا کرے۔ جب عرب ایک زندہ قوم تھی۔ تو اس کا حال بھی موجودہ برطانیہ سے کسی طرح کم نہ تھا۔ بلکہ بہت بہتر تھا۔ جس طرف چند نہتے عرب بڑھتے تھے قوموں کی قومیں میدان چھوڑ کر بھاگ جاتی تھیں۔ ان کی ہمت و جرأت کے سامنے بڑے بڑے نام آور پہلوانوں کے زہرے آب آب ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان بے ہتھیار کم لباس شتر سوار عربوں نے ایک طرف کسریٰ کے ایوانوں میں تزلزل ڈال دیا۔ تو دوسرے طرف قیصر سے تخت و تاراج چھین لئے۔

عرب وہ قوم تھی جو قبیلوں میں بٹی ہوئی تھی اور ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کو تباہ کر کے رکھ دیتی تھی۔ جن کا کوئی مرکز نہیں تھا۔ جو ان کو ایک لڑی میں پرو سکتا۔ ہر قبیلہ خود مختار تھا جو چاہتا تھا کرتا تھا کوئی عدالت انصاف نہ تھی۔ جو ان کے آپس کے جھگڑوں کو نپٹاتی۔ کوئی بادشاہ نہیں تھا۔ جس کا حکم سب کیلئے قابل قبول ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ کے ایک فرستادہ نے چند سالوں میں ہی اس پراگندہ قوم کی کایا پلٹ کر رکھ دی۔

وہ ایک آواز تھی جس نے تمام عرب کو بیدار کر کے رکھ دیا تھا وہی آواز آج قرآن کریم کی جلدوں میں منجمد ہو کر طاقوں پر پڑی ہے۔ کوئی اس کو نہیں سنتا اس لئے کہ جن گھروں کے طاقوں پر وہ پڑی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کے مکینوں کے خون رگوں میں سرد ہو کر منجمد ہو چکے ہیں۔ ان کے کانوں میں سکے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کی ٹانگیں مفلوج ہو چکی ہیں:

آج تمام مشرق بدحال ہے مغرب اسکو جن میں برطانیہ پیش پیش ہے بھیڑوں کی طرح جس طرف چاہتا ہے ہانک کرلے جاتا ہے۔ ان کے سامنے کوئی مقصد نہیں۔ چند ٹکوں کے لئے ملک و قوم کو فروخت کر دیتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ برطانیہ بڑا عیار ہے۔ بڑا مکار ہے ٹھیک ہے۔ مگر اپنے آپ کو نہیں دیکھتے کہ ہم کیا ہیں۔ اگر مغرب ہم کو چند ٹکوں سے خرید لیتا ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ہم بکاؤ مال ہیں۔ اگر ہم بکاؤ مال نہ ہوں۔ تو امریکہ اپنی تمام دولت سے بھی ہم کو نہیں خرید سکتا۔ اگر ہم میں جان ہو تو روس ہماری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔

برطانیہ اور فرانس کے موازنہ سے دیکھ لو کہ مال و دولت کچھ بھی چیز نہیں۔ برطانیہ کو فرانس سے نصف ملتا ہے۔ مگر برطانیہ تو پیسہ پیسہ وطن کی حفاظت کے لئے صرف کرتا ہے۔ مگر فرانس عیاشیوں میں اڑا رہا ہے۔ امریکہ کی نظر میں دونوں کی قیمت جدا جدا ہے۔ جس کے پاس زیادہ جاتا ہے۔ وہ اس کی نظر میں ہیچ ہے۔ مگر جس کے پاس کم جاتا ہے وہ وقیع اور لائق تحسین و آفرین ٹھہرتا ہے۔ یہ کیریکٹر کا فرق ہے نہ کہ دولتمندی کا۔ برطانیہ کا کیریکٹر بلند ہے۔ اس لئے وہ نظروں میں بلند مقام پاتا ہے۔ فرانس کے جذبات پست ہیں اس لئے ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ برطانیہ کا مقصد زندہ رہنا ہے۔ وہ مر کر بھی از سر نو زندہ رہنے کی کوشش کر رہا ہے۔ فرانس کا مقصد لہو و لعب ہے۔ اس لئے وہ زندگی کے سامان حاصل کر کے بھی مردوں میں شمار ہوتا ہے۔

آؤ ہم بھی اپنا کوئی مقصد حیات بنا لیں زندگی؟ یا لہو و لعب؟ اگر زندگی ہمارا مقصد حیات ہوگا۔ تو امریکہ سے بھی بڑی بڑی قومیں ہم سے لرزیں گی۔ اور اگر لہو و لعب ہی ہمارا مقصد حیات ہوگا۔ تو سب ہم پر قہقہہ مار کر ہنسیں گے۔

صوبائی سوال

ایک طرف تو تمام اسلامی ممالک کو ایک محاذ پر لانے کی تجاویز پر غور ہو رہا ہے تو دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ خود پاکستان کے اندر بعض عاقبت نا اندیش لوگ صوبائی سوال پیدا کر رہے ہیں۔ چنانچہ خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان نے ڈھاکہ کی ایک حالیہ تقریر میں کہا ہے کہ صوبائی سوال بیرونی خطرہ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

ریاست بھی ایک درخت کی طرح وحدت ہوتی ہے۔ اگر اس کے مختلف اجزا کا آپس میں تعاون نہ ہو تو قائم نہیں ہو سکتی۔ اس کو مٹانے کے لئے دشمن کی ضرورت نہیں۔ وہ خود ہی مٹ جاتی ہے۔ اس لئے خواجہ صاحب کا یہ کہنا صحیح ہے کہ بیرونی خطرہ سے یہ اندرونی خطرہ ہلاک تر ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان ایک مضبوط ریاست بنے۔ ایک پائدار اسلامی ملک جو دوسرے اسلامی ممالک کو بھی ایک محاذ پر لانے میں راہ نمائی کرے۔ تو جتنی جلد ہو سکے ہمیں صوبائی وبا کا قلع قمع کرنا چاہیئے۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم اس درخت کی طرح خدانخواستہ خود بخود گر پڑیں۔ جس کو اندر سے کیڑا کھا چکا ہو:

حضرت سلطان القلم کے پیش کردہ جدید علوم قرآنی کے شاندار نتائج

(از مکرم نصیر احمد صاحب ناصر جامعۃ المبشرین ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت اسرائیلیات و روایات کی کثرت فلسفہ یونان و ایران کے اثرات اور تاویلات کے بے جا تصرف نے مسلمانوں کے قلوب میں مقاصد و مہمات قرآنی سے غفلت و مہجوری پیدا کر دی تھی۔ خدا تعالے کی جامع اور مکمل کتاب یعنی قرآن پاک جس کو اللہ تعالے نے فطرت انسانی کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے مکمل ضابطۂ حیات بنا کر نازل فرمایا تھا۔ محض قصوں اور کہانیوں کا مجموعہ تصور کیا جاتا تھا اور اس زمانہ میں بقول فضل الدین صاحب احمد "زبان سے اگرچہ ہمیشہ کہا جاتا تھا کہ دین و دنیا کی کوئی خوبی ایسی نہیں جو قرآن شریف نے نہ بتلائی ہو۔ لیکن یہ محض ایک خوش اعتقادی کی بات تھی جو رسماً زبان سے کہی جاتی تھی نہ تو اس پر کسی کا دلی یقین تھا اور نہ اس کو کسی نے عملاً ثابت کر کے دکھلایا تھا۔ جو لوگ سچے دل سے اسے مانتے تھے وہ بھی کبھی اس حقیقت کو معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتے تھے اور اس خیال سے اپنے دل کو تسلی دیتے تھے کہ گو قرآن میں سب کچھ ہے مگر اس کو بڑے بڑے اماموں اور ولیوں کے سوا اور کوئی نہیں جان سکتا اور نہ اس پر غور کرنے یا عمل کرنے کی تمام مسلمانوں کو ضرورت ہے۔"

(بحوالہ تذکرہ ابوالکلام آزاد صفحہ ۹)

ناسخ و منسوخ کے خیال نے اکثر مسلمانوں میں یہ بات پیدا کر دی تھی کہ قرآن پاک کی بعض آیات منسوخ ہیں اور ان پر عمل کرنے کی مسلمانوں کو ضرورت نہیں۔ اس خطرناک عقیدہ سے جہاں مسلمانوں میں یہ غلطی پیدا ہوئی وہاں دوسری طرف اس وجہ سے ان میں فہم و تدبر کا ملکہ بھی سلب ہو چکا تھا ان کے نزدیک جو کچھ پہلے مفسرین لکھ چکے تھے اس پر مزید غور و تدبر حرام اور "تفسیر بالرائے" کے حکم میں تھا۔ گویا قرآن پاک کے غیر محدود اور ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو انہوں نے ایک قطرہ سے بھی کم سمجھ رکھا تھا۔ ان تمام امور میں غلط فہمی کا باعث ناسخ و منسوخ کا عقیدہ اور گذشتہ مفسرین کی تقلید تھی۔

علامہ جلال الدین صاحب سیوطی نے قرآن پاک کی کم از کم ۲۰ آیات کو منسوخ ٹھہرایا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث جیسے انسان بھی کافی غور و تدبر کے بعد اسی نتیجہ پر پہنچے تھے کہ

"قرآن پاک کی پانچ آیات منسوخ ہیں"

آپ فرماتے ہیں۔

"علیٰ ما حررت لا یتعین النسخ الا خمس مواضع" (فوز الکبیر صفحہ ۱۴)

کہ میری تحریر کی رو سے قرآن پاک کی صرف پانچ آیات منسوخ ہیں۔

موجودہ زمانہ میں جبکہ تمام مذاہب کی [illegible] میں ذہنی اور قلمی جنگ زوروں پر ہے۔ آج بھی بعض مسلمان تقلید کے نتیجے میں اس خیال میں راسخ ہیں کہ گذشتہ علماء جو کچھ لکھ چکے ہیں اس میں کمی بیشی جائز نہیں ہے۔

احرار کا ناقوس خصوصی "آزاد" لکھتا ہے:۔

"لہٰذا اب کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ صحابہ تابعین اور اسلاف امت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تفسیر کے خلاف کوئی نئی تفسیر ایجاد کرے ورنہ تو کسی آیت کا مطلب ان سب کے خلاف قرار دینا صاف طور پر یہ معنے رکھتا ہے کہ العیاذ باللہ ساڑھے تیرہ سو برس سے تمام امت نے قرآن کا مطلب غلط سمجھا ہے یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو اسلام کو بیخ و بن سے ہلا دینے والا ہے۔" (آزاد ۹ مئی ۱۹۵۱ء)

گویا دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مسلمان موجودہ زمانہ میں قرآن مجید کے متعلق خیال رکھتے ہیں وہی صحیح اور صحابہ تابعین اور اسلاف امت کے بعد قرآن پاک کے معارف و خزائن میں مزید غور و تدبر سراسر ناجائز اور خلاف ہے۔ اسی طرح بعض لوگ احادیث کو قرآن مجید پر فضیلت دیتے تھے اور بعض یہ سمجھتے تھے کہ قرآن پاک کا بعض حصہ بھی شیطانی دست برد سے پاک نہیں۔

قرآن مجید کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عقیدہ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے جب قرآن پاک کے متعلق مسلمانوں کے اس قسم کے اسلام سوز عقائد پر نگاہ ڈالی اور یہ محسوس کیا کہ یہ غلط خیالات مستشرقین یورپ کو قرآن حکیم پر اعتراضات کرنے میں معین و محمد ثابت ہو رہے ہیں تو اس قرآن کے حقیقی عاشق کا دل قرآن کریم کی محبت میں خون ہوا۔ آپ نے قرآن پاک کی برتری کو غیر مذاہب پر ثابت کیا۔ آپ نے فرمایا دنیا میں صرف اور صرف قرآن پاک ہی ایک ایسی کتاب ہے جو کسی صداقت کو ثابت کرنے کے لئے کسی کی محتاج نہیں اور دعوے کے ساتھ دلیل بھی خود ہی پیش کرتی ہے۔

آپ نے مسلمانوں پر ان کی غلطی کو ظاہر کرتے ہوئے اس بات کا اعلان فرمایا کہ قرآن پاک کی کوئی آیت اور حکم نہ منسوخ ہے اور نہ قیامت تک ایسے ہو سکتا ہے۔ اور یہ خدا تعالے کی آخری کتاب ایسا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے کہ جو شخص غور و فکر کو کام میں لا کر اس میں غوطہ زن ہوگا وہ در بے بہا کو ضرورت کے مطابق حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ قرآن محض عقائد اور اعمال کی اصلاح کے لئے تعلیم نہیں دیتا بلکہ خود زندگی کے ہر شعبے کے لحاظ سے مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

قرآن تمام حکمتوں کا جامع ہے

(الف) "قرآن شریف حکمتوں اور معارف کا جامع ہے اور وہ رطب و یابس فضولیات کا کوئی ذخیرہ اپنے اندر نہیں رکھتا ہر امر کی تفسیر خود کرتا ہے اور ہر ایک قسم کی ضرورتوں کا سامان اس کے اندر موجود ہے وہ ہر ایک پہلو سے نشان اور آیت ہے اور اگر کوئی اس کا انکار کرے تو ہم ہر پہلو سے اس کا اعجاز ثابت کرنے اور دکھانے کو تیار ہیں۔" (ملفوظات صفحہ ۵)

(ب) "سو ان دونوں کتابوں کا ناتمام اور ناقص ہونا ظاہر ہے لیکن قرآن کریم اخلاقی تعلیم میں قانون قدرت کے قدم بقدم چلا ہے اور اپنی اندرونی اور بیرونی تعلیم میں ہر ایک پہلو سے قائم ہے۔ پھر اس کی مثال "مثانی" میں اس طرف اشارہ ہے کہ قرآن کریم کی آیات معقول اور روحانی دونوں طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہیں۔" (کرامات الصادقین)

قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں

(ج) "اور میں اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں ...... اور قرآن کریم کا ایک شوشہ یا نقطہ منسوخ نہ ہوگا۔" (نشان آسمانی صفحہ ۲)

جو بات قرآن پاک کے خلاف ہو مردود ہے

(د) "فبای حدیث بعد اللہ و آیاتہ یؤمنون۔ صاف بتلا رہی ہے کہ جو حدیث قرآن کے معارض اور مخالف پڑے اور کوئی راہ تطبیق کی پیدا نہ ہو اس کو رد کر دو۔" (ریویو بر مباحثہ چکڑالوی)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن پاک کے مخفی خزائن اور اس کی عظمت کو اس کثرت سے اپنی کتب میں تحریر فرمایا کہ ہر انصاف پسند شخص یہ اندازہ لگائے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہر ایک کتاب جو حضرت اقدس نے تحریر فرمائی ہے وہ صرف قرآن پاک کی خوبیوں کے اظہار کے لئے ہی لکھی تھی اور جو کچھ آپ نے لکھا وہ سب کچھ قرآن پاک کی تشریح تھا۔

جدید علوم قرآنی کے شاندار نتائج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب دلائل و براہین کے ساتھ قرآن کا زندہ کتاب ہونا ثابت کر دیا۔ اور قرآن پاک کے مقابلہ میں غیر مذاہب کے پیرو اپنی کتب میں سے خوبیوں کو دکھانے میں قطعاً عاجز اور بے بس ہو گئے تو علماء نے بھی آپ کے پیش کردہ قرآنی علوم سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ چنانچہ ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے لکھے جانے کے بعد علماء زمانۂ حال کی تفاسیر اور کتب کو پڑھے گا فوراً معلوم ہو جائے گا کہ ان کی کتب میں آپ کی تحریرات کی واضح جھلک پائی جاتی ہے۔

پہلا نتیجہ:۔

غور و تدبر کی عادت اور وسعت نظری

جب علماء نے یہ محسوس کیا کہ قرآن پاک واقعہ میں غیر محدود معارف کا خزانہ ہے تو انہوں نے آہستہ آہستہ قرآن پاک میں غور و تدبر کرنا شروع کیا اور پھر آہستہ آہستہ یہ آواز بلند کرنا شروع کی کہ ہمیں قرآن پاک میں مزید غور و فکر اور تدبر سے کام لے کر تفاسیر کے الحاقات بے جا سے اعراض کرنا چاہیئے۔ یہ ایک ایسا شاندار اور حوصلہ کن اثر ہے کہ ہر غور و فکر کرنے والا حق الیقین کے ساتھ علی وجہ البصیرت قرآن پاک کو واقعہ میں "زندہ کتاب" سمجھنے لگ جائیگا۔ الحمد للہ کہ اب ہمارے مصنفین کا رجحان اس طرف پھر رہا ہے:۔

جناب عبد الوحید خاں صاحب بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی فرماتے ہیں۔

"مفسرین قدیم پر تنقید کرتے وقت اس حقیقت کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ جس طرح ان کی بہت سی تحقیقات ہمارے نزدیک غلط ہیں۔ عصر حاضر کی بہت سی معلومات کل اس طرح آئندگان کے نزدیک غلط ثابت ہو سکتی ہیں۔۔ ...... ان حالات میں ان تمام نقائص اور اغلاط کے باوجود بتقاضائے انسانیت اشاعت اسلام کی راہ میں ان کے قلم سے تفسیروں میں داخل ہوئے ہمارا فرض ہے کہ ہم انکو "کلمہ خیر" سے یاد کریں اور "دع ما کدر و خذ ما صفا" پر عمل کرتے ہوئے انکی صحیح معلومات سے فائدہ اٹھائیں۔"

(تاریخ افکار و سیاسیات اسلامی صفحہ ۲۵۵)

مرزا مرتضٰے احمد خاں کی رائے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کے ایک ایک لفظ پر مختلف پہلوؤں سے تفکر و تدبر کرنے کی ضرورت ہے اور انسان اپنے تمام علمی و ادبی کمالات کے باوجود جسقدر کاوش و محنت کیساتھ اس پر تفکر و تدبر کریگا اسپر حقائق و اسرار کے نئے نئے دروازے کھلتے جائیں گے۔" (الہامی انسانے صفحہ ۹ ۱۹۴۸ء)

اسی طرح جماعت اسلامی کے مشہور مصنف امین احسن صاحب اصلاحی فرماتے ہیں۔

"یہ صحابہ کرام کی زندگی کی کھلی کھلی شہادتیں ہیں۔ اس کے علاوہ قرآن مجید پر نظر ڈالیے تو مشکل سے کوئی سورۃ ہوگی جو فکر و نظر اور تفکر و تدبر کی دعوت سے خالی ہو۔" (تدبر قرآن صفحہ ۱۱۴ ۱۹۵۱ء)

علامہ اقبال کا ارشاد۔ آپ مفسرین کی بعض غلط اور لایعنی تفاسیر کو چھوڑ کر اصل حقیقت کی طرف متوجہ ہونے کے متعلق فرماتے ہیں

"ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازی نہ صاحب کشاف"

زندہ کتاب قرآن حکیم ہے

آپ کی تحریرات کا دوسرا نتیجہ یہ ہوا کہ جہاں ایک طرف مسلمانوں میں وسعت نظر پیدا ہوئی وہاں اس کے ساتھ ساتھ غور و فکر کے نتیجہ میں اس نتیجہ پر پہنچے کہ آپ حقیقی امن دنیا میں اسلام کی پیش کردہ تعلیم کے نتیجہ میں ہوا۔ اس سے قبل بقول مولانا حالی مسلمانوں کی حالت کا نقشہ یہ تھا۔

انے نہ کوئی مدّ ہے ہر جزر کے بعد
دریا کا جو ہمارے جزر نہ دیکھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کو ہاتھ میں لیا اور یہ پیغام دنیا کو سنایا:۔ "نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن

اور تمام آدم زادوں کے لئے اب
کوئی رسول نہیں۔ مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم۔۔۔۔۔ آسمان کے نیچے نہ اس
کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے۔ اور نہ
قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب"
(کشتی نوح صـ۱۴)

قرآن پاک کی جو شمع از سر نو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روشن کی۔ آپ کے تربیت یافتہ بنوت کے شمع بردار ان تے حالات زمانہ کے ساز گار نہ ہونے کے باوجود اس آخری اور قیامت تک نہ بجھنے والی شمع سے تاریک دلوں کو منور کرنا شروع کیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ عوام کے قلم بھی اس حقیقت سے متاثر ہو کر قرآن پاک کو زندہ کتاب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول اور اسلام کو زندہ کتاب سمجھنے شروع ہو گئے ہیں۔ یہ واضح حقیقت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیشتر اور کسی شخص نے قرآن کو "زندہ کتاب" کی صورت میں پیش نہیں کیا تھا۔ زمانہ ما قبل کی تصانیف اس بات کی کافی گواہ ہیں۔ یہ وہ حقیقت ہے۔ جس کا اعتراف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی قلم ان الفاظ میں کر چکی ہے۔

آپ براہین احمدیہ پر ریویو کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ
میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی
کتاب ہے۔ جس کی نظیر آج تک اسلام
میں تالیف نہیں ہوئی۔" (اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۲)

اسی طرح مولانا عمادی ایڈیٹر اخبار وکیل ۱۹۰۶ء میں فرماتے ہیں

"غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی
نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی۔ کہ انہوں
نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں
شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت
ادا کیا۔ اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا۔
جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں
زندہ خون رہے۔ اور حمایت اسلام کا
جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے
قائم رہے۔ اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف
مذاہب کے مقابل پر اسلام کو نمایاں کر
دینے کی ان میں نمایاں قابلیت تھی۔"
(اخبار وکیل ۱۹۰۶ء)

اب ہمیں دیکھنا ہے۔ کہ وہی مسلمان جو کبھی یہ کہا کرتے تھے۔ کہ علماء سلف کی تفاسیر کے خلاف لکھنا دائرہ اسلام سے مرتد ہونے کے مترادف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے بعد علماء نے قرآن پاک کو کیا سمجھا اور کیا تحریر کیا۔ چنانچہ مرتضیٰ احمد خان صاحب لکھتے ہیں

"ان ہی افسانوں کو لیجئے۔ اور ان پر
حیات انسانی کے مختلف شعبوں انسان
کی تمدنی و معاشرتی ضروریات اس کی
سیاسی و اجتماعی زندگی اس کی انفرادی
اور ذاتی سیرت کی صالحات بینات
اس کی ممکنات مضمر کے نشوو ارتقاء
غرض جس پہلو سے ممکن ہو اس پر غور
کیجئے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ
نے ان داستانوں کے بیان کرنے میں
انسان کے لئے دائمی راہنمائی اور عبرت
آموزی کے کیسے کیسے سامان فراہم کر دیئے
ہیں۔" (الہامی افسانے صـ۹ وصـ۱۰)

قرآن کریم کے زندہ کتاب ہونے کے متعلق اقبال نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو اپنا لیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت او لایزال است و قدیم
نسخۂ اسرار تکوین حیات
بے ثبات از قوتش گیرد ثبات
نوع انسان را پیام آخریں
حامل او رحمتہ للعالمیں

پھر اسی طرح مرزا عبد الحمید صاحب ایم اے فرماتے ہیں

"قرآن عزیز کے متعلق مسلمانوں کا دعویٰ
ہے۔ اور یہ دعویٰ خود قرآن عزیز پر ہی مبنی
ہے۔ کہ خدائے حی و قیوم کی یہ زندہ اور
پائندہ کتاب ایک مکمل دستور العمل
ایک بہترین ضابطہ حیات ہے۔ جو مسلمانوں
کی زندگی کے ہر شعبہ میں ان کے لئے مصر
راہ ہے۔ مسلمانوں کی زندگی ہی اس میں
تھی۔ کہ وہ ہر ایک قدم اٹھانے سے
پیشتر اس امر کا جائزہ لے کر وہ اپنا قدم
جادہ مستقیم پر لئے جا رہا ہے۔ جسے قرآن
عزیز نے دنیا اور آخرت کی سرفرازیاں
حاصل کرنے کا واحد ذریعہ قرار دیا ہے"
(تعلیمات قرآن طبع دوم صـ۳)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری فرماتے ہیں:۔

"پس اصل مطلب ان آیات کا وہی ہے
جو ہم نے بدلائل بینہ ثابت کیا ہے۔
سرسید کا یہ کہنا کہ بہت سے ایسے فصیح
کلام ہیں۔ جن کی مثل بنایا نہیں گیا۔ مگر
وہ من اللہ نہیں ہو سکتے۔ محض دعویٰ ہی
دعویٰ ہے۔ مدعی سست گواہ چست
کا معاملہ ہے۔ کوئی کلام یا متکلم ایسا بتلاؤ
جس نے اہل زبان کے سامنے دعویٰ کیا ہو
نہ صرف دعویٰ بلکہ ولن تفعلوا کے
اعلان سے منکرین کی رسوائی کو دوبالا کر دیا
ہو۔ پس ہمارا ایمان ہے۔ کہ قرآن بمثل
بلیغ کلام ہے۔ اس جیسا نہ کسی نے بنایا
اور نہ کوئی بنا سکے گا
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
(تفسیر ثنائی صـ۱۵)

عقیدہ نسخ فی القرآن میں تبدیلی

آپ کی ان تحریرات کا ایک زبردست اثر یہ ہوا ہے کہ آج بہت سے علماء نسخ فی القرآن کے خیال کو ترک کرتے جا رہے ہیں۔ آپ کے ارشادات کے مندرجہ ذیل نتائج برآمد ہوئے ہیں۔

اوّل: مفسرین کی غلط باتوں سے کنارہ کشی

دوم: قرآن پاک ہی زندہ کتاب ہے۔ اور اس کے معارف غیر محدود ہیں۔

سوم:۔ عقیدہ نسخ میں مکمل تبدیلی کا قوی امکان

اس سے پہلے میں یہ تحریر کر چکا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضروریات زمانہ کے حل کو تلاش کرنے کے لئے مسلمانوں کو زندہ کتاب قرآن پاک میں غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں انہوں نے تفحص و تفکر سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ اسی طرح اب انہوں نے آہستہ آہستہ یہ کہنا بھی شروع کر دیا ہے۔ کہ نسخ فی القرآن کا عقیدہ ضروریات دین میں شامل نہیں۔ اور اس کا انکار کرنے والا ارکان اسلامی کی خلاف ورزی کرنے والا نہیں ٹھہر سکتا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جن کی تمام عمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں بسر ہوئی۔ ان کو بھی جب آریوں اور عیسائیوں سے واسطہ پڑتا۔ تو وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے استفادہ کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے چنانچہ آپ دھرم پال کے مشہور رسالہ "ترک اسلام" کے جواب میں فرماتے ہیں۔

"نسخ کے متعلق تفسیر ثنائی جلد اوّل یا
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا رسالہ
الفوز الکبیر مطالعہ کرو۔ پھر دکھلاؤ کہ قرآن
مجید میں کتنی آیات منسوخ ہیں۔ اور
کیوں ہیں
یہ اگر کوئی کہدے کہ قرآن مجید میں کوئی
آیت منسوخ نہیں۔ تو آپ نسخ کا
کیا ثبوت دیں گے" (ترک اسلام صـ۱۹۲)

پھر تفسیر ثنائی میں فرماتے ہیں۔

"بعض مفسرین نسخ بتانے میں ذرا جلدی
بھی کر جاتے ہیں۔ جس نے آیات منسوخہ
کی صحیح تعداد اور ان کے متعلق محققانہ
بحث دیکھنی ہو وہ رسالہ الفوز الکبیر
کا مطالعہ کرے۔ تمام تلاش میں شاید ایک
دو آیتیں بھی بمشکل منسوخ ملیں گی"
(تفسیر ثنائی صـ۱۳۴)

پھر مولانا محمد اسلم صاحب جیراجپوری لکھتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے۔ کہ ان آیات کے
متعلق جن کو لوگوں نے منسوخ الحکم
قرار دیا ہے۔ جس طرح ہم کو یہ یقین ہے
کہ یہ قرآن کی احکامی آیتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ
نے ان کو نازل فرمایا۔ اور رسول کے ذریعہ
سے ہم کو ملیں متواتر تاوقتیکہ اس طرح کا قطعی
علم اس بات کا نہ حاصل ہو جائے۔ کہ یہ
آیتیں منسوخ ہو گئی ہیں۔ ہم کیونکر ان کے
نسخ کے قائل ہو سکتے ہیں۔ اور خود ان میں
باہمی تعارض نہیں ہے۔ کہ جس سے مجبوراً
نسخ کا حکم ماننا پڑے۔" (تاریخ القرآن صـ۱۲۲)

غرض یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بہت بڑا علمی کارنامہ ہے۔ جو تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔ ہزاروں مسلمان ہمیشہ قرآن شریف پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں۔ مگر قرآن کی حقیقت سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلم ترجمان سے ادا ہوئی۔ اور لیکایک یہ بات بہت سے لوگوں کے دل میں گھر کرنی شروع ہو گئی۔ کہ ہماری دینی و دنیوی فلاح و ترقی کی صرف وہی راہ ہو سکتی ہے۔ جو اس کتاب نے پیش کی ہے۔ اور قرآن پاک خدا تعالیٰ کی زندہ اور آخری کتاب ہے جس کا ہر حکم واجب العمل جس کا ہر نقطہ لامحدود معارف کا خزانہ اپنے اندر رکھتا ہے۔

حقیقی اسلامی نظام (خلافت) اور ملکی حکومت

(از مکرم محمد رفیق صاحب ربوہ)

آج کل یہ نعرہ ہر طرف لگایا جاتا ہے کہ "اسلام میں مذہب اور سیاست ایک ہے"۔ مگر بہت کم لوگ ایسے ہیں۔ جو اس نعرہ کے صحیح مفہوم کو سمجھتے ہیں۔ دراصل یہ نعرہ عیسائی اقوام کے فکر کا ردِ عمل ہے۔ کیونکہ عیسائیت میں اخلاق سے متعلق چند نصائح کے سوا کسی اور شعبۂ حیات کی کوئی تعلیم موجود نہیں۔ اس لئے عیسائی مفکروں نے مذہب کا مفہوم صرف چند اخلاقی نصائح کے مجموعے کا نام سمجھ لیا۔ لیکن انسانی جبلت چونکہ زندگی کے ہر شعبہ میں ایک راستہ معین کرنے کا تقاضا کرتی ہے۔ اس لئے اسلام کے نزدیک خدائے حکیم نے انسان کی اس امر میں راہنمائی کے لئے ایک راستہ بنا دیا۔ جس میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے لئے قواعد و ضوابط اور حدود مقرر کر دیں۔ جسے اسلامی اصطلاح میں "مذہب" کا نام دیا جاتا ہے۔ اس لئے "اسلام میں مذہب اور سیاست ایک ہے" کا مفہوم یہ ہرگز نہیں۔ کہ مذہب تمام تر سیاست ہے۔ جیسا کہ ان ظاہری الفاظ سے مغالطہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ مذکورہ بالا تشریح کے لحاظ سے یہ مفہوم ہوگا۔ کہ مذہب اسلام میں جس طرح روحانیت اخلاق اور تمدن کے متعلق تعلیمات موجود ہیں۔ اسی طرح ملکی انتظام و سیاست کے متعلق بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہدایات پائی جاتی ہیں۔

اسلامی تعلیمات کا اگر بنظرِ غائر مطالعہ کیا جائے۔ تو یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اسلام اپنے اصولوں کا نفاذ دنیا کے مسلمانوں پر عالمی حیثیت سے کرتا ہے۔ اسلام اپنے ہر فرد کو ایک مجموعی نظام میں منسلک کرتا ہے۔ جس کا نام اسلامی اصطلاح میں خلافت ہے۔ اور خلافت کسی خاص ملک یا قوم کی حکومت کا نام نہیں۔ بلکہ وہ دنیا کے سارے مسلمانوں خواہ وہ کسی ملک میں اکثریت ہوں یا اقلیت کے اجتماعی نظام کا نام ہے۔ اور نہ ہی اس کے لئے کسی خاص ملک یا قوم کی سیاست پر براہِ راست قابض ہونا ضروری ہے۔ اور یہی حقیقی اسلامی نظام ہے۔

آج کل بعض سیاسی ملّا لوگوں کو اس غلط فہمی میں مبتلا کر رہے ہیں۔ کہ اسلامی نظام میں خلافت اور ملکی حکومت لازم و ملزوم ہیں۔ حالانکہ جیسا پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔ نظامِ حکومت اور ملکی حکومت بالکل جداگانہ شے ہیں۔ نظامِ خلافت سارے عالمِ اسلام پر حاوی ہوگا۔ اور خلیفہ ساری دنیا کے مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی روحانی اور اخلاقی علمی اور سیاسی زندگی کا پاسبان ہوگا اور اس کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ مسلمانوں کے کسی خاص ملک کا سیاسی رہنما ہی خلیفہ ہو۔ اور نہ یہ ضروری ہے، کہ نظامِ خلافت کا ہیڈ کسی خاص ملک کا حکمران بھی ہو۔ قرآن حکیم میں کہیں ایسی نص موجود نہیں۔

ملکی یا قومی حکومت کسی خاص ملک یا قوم کے افراد کے خیالات کے مطابق ہی ہو سکتی ہے اگر وہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ تو یقیناً وہاں اسلامی اصولوں کا ہی نفاذ ہوگا۔ اور اگر وہاں دوسرے خیالات کے لوگوں کی اکثریت ہے۔ تو وہاں دوسرا آئین رائج ہوگا۔ پس ملکی یا قومی حکومت جو افراد کے خیالات کے لحاظ سے بدلنے والی چیز ہے حقیقی اسلامی نظام یعنی خلافت کی بنیاد نہیں ہو سکتی۔

افسوس ہے کہ فیجِ اعوج کے مسلمانوں نے نظامِ خلافت کو صحیح مقام پر نہ رکھنے کی وجہ سے اس بین الملی ادارے کو ملکی سیاست اور قومی تعصب کے گرداب میں پھنسا کر تباہ کر دیا۔ اور اب بھی یہی تصور عموماً پیش کیا جاتا ہے کہ خلافت اور ملکی حکومت ایک شے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل واضح ہے۔ کہ کسی بین الملی ادارے کی بنیاد کسی خاص ملک یا قوم کی حکومت پر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر کوئی بین الملی ادارہ کسی خاص ملک یا قوم کی حکومت پر قابض ہوگا۔ تو دوسرے ممالک یا قوموں میں فوراً ایک تعصب کا زہر پیدا ہو جائیگا۔ جو اس بین الملی ادارے کے لئے بہت مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کی تازہ مثال روسی اشتراکیت سے دی جا سکتی ہے۔ اشتراکیت کے بانی اشتراکیت کو عالمی حیثیت سے قائم کرنا چاہتے تھے مگر روس کے حالات اشتراکیت کے موافق ہو جانے پر اشتراکی ادارے کے اکابرین نے روس کی حکومت پر قبضہ کر کے روس کی ملکی سیاست کو براہِ راست اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اور روس کے ملکی غلبہ کی بناء پر اشتراکیت کو دنیا میں پھیلانا چاہا۔ جس کا اب نتیجہ یہ ہے کہ روس کے مخالف ملکوں میں ایک ملکی اور قومی تعصب پیدا ہو چکا ہے۔ اور وہ اشتراکی غلبے کو روس کے ملکی غلبے کا نام دے رہے ہیں بلکہ یہ قومی تعصب (Nationalism) اشتراکیت کے حامی ملک یوگوسلاویہ وغیرہ میں بھی پیدا ہو چکا ہے، جو یقیناً کسی وقت روس کے لئے مہلک ہوگا۔ اور اس کے ساتھ اشتراکیت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ پس حقیقی اسلامی نظام یعنی خلافت کا اصل مقام دنیا کے سب مسلمان افراد اور حکومتوں کی اجتماعی تنظیم پر ہے۔ نہ کہ کسی خاص ملک میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو جانے پر۔

باقی رہا یہ سوال کہ اگر کسی ملک میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو جائے۔ تو کیا اس صورت میں اس کا ملکی آئین اسلامی اثر سے بالکل آزاد ہو جائے گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں کیونکہ جہاں تک ملکی قانون سازی اور انفرادی زندگی پر اسلامی احکام کے نفاذ کا تعلق ہے کوئی چیز مسلمانوں کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اگر اس ملک کے افراد حقیقی اسلامی افراد ہوں گے۔ تو یقیناً وہاں اسلامی آئین قائم ہوگا۔ کیونکہ اگر وہ اسلام کے ذاتی احکام پر عمل پیرا ہوں گے۔ تو ملکی قانون کو اسلامی آئین کے مطابق بنانے میں بھی یقیناً دلچسپی لیں گے۔ اور اس کے لئے کوشش کریں گے۔ مگر اس خاص ملکی نظام کو خلافت نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ "خلافت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی۔ جب تک دنیا کی سب مسلمان حکومتیں اور افراد اس انتخاب پر متفق نہ ہو جائیں۔ یا اکثریت متفق نہ ہو جائے۔"

(اسلام کا آئین اساسی)

تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشادات

(۱) "تحریک جدید کا کام نہ چند سال کا ہے۔ اور نہ چند افراد کا بلکہ دراصل احمدیت کے قیام کی جو غرض تھی۔ یعنی غلبۂ اسلام علی الادیان۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ کام جاری کیا گیا ہے۔"

(۲) اب جبکہ میں نے حقیقت کو کھول دیا ہے۔ آئندہ یہ سوال نہیں ہوگا۔ کہ کون چندہ دیتا ہے اور کون چندہ نہیں دیتا۔ بلکہ اس وضاحت کے بعد ہر شخص جو احمدیت میں شامل ہوتا ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ ہر شخص جو احمدیت سے دلچسپی لیتا ہے۔ خواہ وہ احمدی نہ بھی ہو۔ اس پر یہ فرض عائد ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اس کام میں حصہ لے۔

(۳) اب صرف ان لوگوں کے وعدے لیکر نہیں بھجوانے جو پہلے سے وعدہ کرتے آئے ہیں۔ بلکہ آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ ہر احمدی سے خواہ وہ بچہ ہو۔ جوان ہو۔ یا بوڑھا ہو۔ مرد ہو یا عورت۔ امیر ہو یا غریب اور پھر خواہ وہ کسی حیثیت کا ہو۔ اس کی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کے وعدے لیکر بھجوائیں۔

(۴) تحریک جدید نفلی اس لئے ہے۔ کہ ہم اس میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے کسی کو سزا نہیں دیتے۔ لیکن فرض اس لحاظ سے ہے۔ کہ اگر تمہیں احمدیت سے سچی محبت ہے۔ تو تحریک جدید میں حصہ لینا تمہارے لئے ضروری ہے۔

(۵) میں جماعت کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اب دوست صرف یہ نہ کریں۔ کہ جو لوگ اس میں حصہ لیتے ہیں۔ ان سے وعدے لیکر بھجوا دیئے جائیں۔ بلکہ ہر بالغ احمدی کو تحریک جدید میں شامل کریں۔ بلکہ نابالغ بچوں کو بھی تحریک جدید میں شامل کر سکتے ہیں۔

(۶) اب جبکہ بہت تھوڑا وقت باقی ہے۔ (وعدہ بھجوانے کی آخری تاریخ پندرہ فروری ہے) میں پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ تحریک جدید کے وعدے اس رنگ میں بھجوائیں۔ کہ ہر ایک بالغ احمدی اس میں شامل ہو جائے۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق اس میں حصہ لے۔

(۷) ہر ایک احمدی کو بتاؤ۔ کہ اس کا تحریک جدید میں حصہ لینا احمدیت کے قیام کی غرض کو پورا کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص تحریک جدید میں حصہ نہیں لیتا۔ تو اس کے احمدیت میں داخل ہونے سے کیا فائدہ۔

(۸) بے شک تم پر بوجھ زیادہ ہے۔ اور میں اس بوجھ کو محسوس کرتا ہوں۔ اور ساری دنیا تمہاری تعریف کر رہی ہے۔ لیکن ہمارا کام بھی بہت بڑا ہے۔ اور ہم اسے نظر انداز نہیں کر سکتے۔ باوجود اس کے کہ ہم پر بوجھ زیادہ ہے ہمیں اسلام کی خاطر قربانی کرنی پڑیگی۔ کیونکہ ہمارے خدا نے ہم پر اعتبار کر کے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

پروگرام دورہ انسپکٹر تعلیم و تربیت میں تبدیلی

چونکہ ۱۶، ۱۷ فروری کو جماعت سیالکوٹ جلسہ کر رہی ہے۔ اور جماعتیں وہاں ہوں گی۔ اس لئے دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ کے لئے ۱۵ تا ۱۷ فروری کی بجائے ۱۸، ۱۹ فروری تواریخ ہونگی۔ دھرگ میانہ کے احباب مطلع رہیں۔ باقی پروگرام برقرار رہے گا۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ولادت

عزیزم شیخ عبدالمنان صاحب منٹگمری کو ۲۶/۱/۵۲ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ لڑکے کا نام عبدالرحیم احمد تجویز کیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ بچہ اور زچہ کی صحت یابی اور بچہ کے خادم دین بننے کے لئے دعا فرماویں۔ مولود مکرم ماسٹر علی محمد صاحب مسلم کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔

(شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ہمیں اردو سے پیار ہے صحیح معنوں میں یہی ہندوستانی زبان کہلانے کی مستحق ہے

جالندھر کے ایک غیر مسلم اخبار کی آواز

جالندھر سے نکلنے والا مشہور روزنامہ "پربھات" اپنی ۲۳ رجنوری ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں "فرقہ پرستی کی قربان گاہ پر" کے عنوان سے رقمطراز ہے :۔

" جالندھر کے چند اخبار نویس اور لکھاری بھائیوں نے اردو زبان کو بچانے کے سلسلے میں ایک میٹنگ کی۔ ہم اس میٹنگ میں نہیں گئے۔ چونکہ انتخابات کے سلسلہ میں کافی دوڑ دھوپ کرتے رہے ہیں اور دفتر میں بیٹھ کر کام کرنے کا بہت کم موقع ملا۔ اس لئے ہمیں اس میٹنگ کی اطلاع نہیں ملی۔ نہیں تو ہم اس میٹنگ میں ضرور جاتے۔ اور سرگرم حصہ لیتے۔ ہمیں اردو سے پیار ہے۔ ہم اسے ہرگز ہرگز مسلمانوں کی زبان نہیں سمجھتے۔ بلکہ صحیح معنوں میں اسے ہندوستانی زبان سمجھتے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ اردو کو مسلمانوں کی زبان سمجھ کر اسے ہندوستان کی راشٹریہ بھاشا نہیں بنایا گیا۔ فرقہ پرست کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے ہندوؤں کی زبان ہندی کو راشٹریہ بھاشا بنا دیا ہے۔ اور اسے ہندوستانی عوام پر ٹھونس دیا ہے۔ ہمیں یہ بھی افسوس ہے۔ کہ اب اردو کو مسلمانوں کی زبان بنا کے رکھ دیا گیا ہے۔ یو۔پی میں جسے کہ اردو کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ وہاں اس کو میدان سے نکال بھی دیا گیا ہے۔"

آگے چل کر اخبار مذکور لکھتا ہے :۔ " اردو کو مسلمانوں کی زبان بنانے والوں میں تو احساس کمتری پیدا ہو چکا ہے۔ ضرورت تو اس بات کی ہے۔ اردو کو ختم کرنے والوں کی پورے زور سے مزاحمت کی جائے۔ پنجاب میں فرقہ پرستوں نے پنجابی ہندی کا جھگڑا چھیڑ دیا۔ ہندی کا جھگڑا چھیڑ کر وہ ایک طرف پنجابی پر وار کرنا چاہتے تھے۔ دوسری طرف اردو کو بھی ختم کرنا چاہتے تھے۔ پنجابی کو تو وہ ختم نہیں کر سکے۔ البتہ یہ فرقہ پرست اپنی اکثریت کا فائدہ اٹھا کر اردو کو پنجاب میں سے نکالنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اردو زبان کو فرقہ پرستی کی دیوی پر قربان نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ اس کے لئے ہمیں پورے جوش و خروش سے کام لینا ہو گا۔ معاملہ نہایت اہم ہے۔ جہاں ہم نے پنجابیوں کی مادری بھاشا کی حفاظت کرنی ہے۔ وہاں ہم نے اردو کو بھی بچانا ہے۔ جو ہماری اپنی زبان ہی بن گئی ہے۔ اردو کے حامیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ انتخابات کے بعد اس سلسلے میں پورے زور سے ایجی ٹیشن کریں۔ اور ایسے حالات پیدا کر دیں۔ کہ اردو پنجاب میں بھی اسی طرح قائم رہے۔ جس طرح پہلے تھی۔" (ہمدرد)

درخواست ہائے دعاء

(۱) احمد نور کابلی ناک پر پھوڑے کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ اور حافظ آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائے۔ (۲) میں چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت اور خصوصاً درویشان قادیان سے استدعا ہے۔ کہ اس عاجز کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم و کرم فرمائے۔ اور مجھے میرے مقصد میں کامیاب کرے۔ آمین۔ غلام قادر سٹوڈنٹ سینیٹری انسپکٹر لاہور۔ (۳) خاکسار بعارضہ اپنڈے سائیٹس بیمار ہے۔ جملہ بزرگانِ سلسلہ خصوصاً درویشان دارالامان کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مجھے شفا بخشے۔ خاکسار عبدالحق ناصر درویش سوڑی گلی منٹگمری۔ (۴) مجھے دو ہفتہ سے بلغمی بخار رہا ہے۔ گاہے گاہے دورہ مراق بھی ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت سخت بےچین ہے۔ احباب کرام دعائے صحت فرمائیں۔ ملک تاج حسین امیر جماعت احمدیہ موضع پکہ ضلع سرگودھا۔ (۵) خاکسار کا لڑکا محمد طفیل منیر متعلم جامعہ احمدیہ احمد نگر امسال میٹرک کا امتحان دیں گے۔ احباب عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خادم محمد ابراہیم احمدی پولیس تھانہ گگو

اعلان دارالقضاء

سکینۃ النساء بیگم صاحبہ بیوہ شیخ حبیب اللہ صاحب ایرانی بنام مولوی عطا محمد صاحب کے سلسلہ میں قضاء کی طرف سے سائلہ کو اس کے دیئے ہوئے پتہ پر رجسٹرڈ اطلاع دی گئی تھی۔ جو ان کے وہاں موجود نہ ہونے کی وجہ سے واپس آگئی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ایک ماہ تک اپنے موجودہ پتہ سے دفتر قضاء کو مطلع کریں۔ تاکہ مزید کارروائی ہو سکے۔ ورنہ ان کا دعویٰ خارج کر دیا جائے گا۔

(ناظم قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پتہ مطلوب ہے

محمد شفیع صاحب احمدی تاجرہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات جو پہلے ملٹری میں رہ چکے ہیں۔ کہاں ہیں۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔

مرزا شکر علی احمدی ۲۸ بھگوان بازار گوالمنڈی لاہور

اعلانِ نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم چوہدری محمد اعظم سلمہ اللہ تعالیٰ واقف زندگی بی۔ ایس۔ سی تعلیم الاسلام کالج لاہور کا نکاح رسول بیگم صاحبہ بنت چوہدری اللہ دتہ صاحب موضع سدو کے ضلع گجرات کے ساتھ ۲۰۰/- روپے حق مہر پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸-۱۲-۵۱ کو پڑھایا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ رشتہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور جانبین کا تعلق خدمت اسلام کے لئے مفید ہو۔ خاکسار محمد رمضان حال ربوہ ضلع جھنگ۔

پرچہ نہ ملنے کی شکایت!

اگر کسی دوست کو کوئی پرچہ نہ ملے ــــــ تو

اوّل :۔ دفتر ہذا کو اس پرچہ کے نمبر اور تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر مطلع فرمائیں :۔

دوئم :۔ اپنے حلقہ کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کو شکایت تحریر فرمائیں۔ محض یہ لکھ دینا کہ "پرچے باقاعدہ نہیں ملتے" یا "کئی پرچے نہیں ملے" کارروائی کے لئے کافی نہیں۔

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جب بھی کسی دوست کی جانب سے معین شکایت موصول ہوتی ہے۔ دفتر ہذا اس پر سپرنٹنڈنٹ R.M.S کو تحریری طور پر توجہ دلاتا ہے۔ اگر احباب جنہیں شکایت ہو۔ اپنے حلقہ کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات کو بھی شکایت تحریر کریں۔ تو جلدی تدارک ہو سکتا ہے۔

(مینیجر)

پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں نے بات چیت شروع کردی

پیرس ۴ فروری۔ ڈاکٹر گراہم نے مسئلہ کشمیر کے متعلق پیرس میں موجودہ پاکستانی اور ہندوستانی نمائندوں سے ابتدائی بات چیت شروع کر دی ہے۔ چنانچہ ہفتہ کے دن انہوں نے ہندوستان کے نمائندہ گرجا شنکر باجپائی سے مختصر سی ملاقات کی جس میں طریق کار پر بات چیت ہوئی۔ اب وہ پاکستانی مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد فوراً ہی ڈاکٹر گراہم برصغیر کو روانہ ہونے والے ہیں تاکہ مارچ کے اواخر تک وہ اپنا کام پورا کر سکیں۔ (اسٹار)

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں ۸ فروری کو کراچی روانہ ہو رہے ہیں

پیرس ۴ فروری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں یہاں سے ۸ فروری کو روانگی کا ارادہ رکھتے ہیں اب تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی کہ وہ وطن واپس جاتے ہوئے مشرق وسطے کے بعض دارالحکومتوں میں بھی قیام فرمائیں گے۔ (اسٹار)

امریکہ نے بھارت کے مقابلہ میں پاکستان کو نظر انداز کر دیا ہے

نیویارک ۴ فروری۔ یہ کرسچن سائنس مانیٹر نے مطالبہ کیا ہے کہ امریکہ کو دنیائے اسلام کے مسائل کو اچھی طرح سمجھنا چاہیئے۔

اخبار مذکور نے ایک اداریئے میں لکھا ہے کہ چار نکاتی پروگرام کے تحت فنی امداد دینے کی جو ذمہ داری قبول کی ہے اس کے متعلق بعض ممالک بالخصوص دنیائے اسلام میں متعدد غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں حکومت پاکستان کے ایک رکن کا بیان ہے کہ پاکستان کو ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر کی جو امداد دی جا رہی ہے وہ بھارت کو پانچ کروڑ چالیس لاکھ اور ایران کو دو کروڑ ۳۰ لاکھ کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ اس ضمن میں پاکستان کی شکایت جائز معلوم ہوتی ہے۔

کیا امریکہ کو پاکستان کی امداد اور دوستی کا حتمی یقین ہے اسی لئے وہ اسے نظر انداز کرنا چاہتا ہے؟ کیا امریکہ کو بھارت کے متعلق اس لئے زیادہ تشویش ہے کہ وہاں اشتراکیت کا خطرہ زیادہ ہے؟ کیا ڈاکٹر مصدق کو ایران میں اس لئے امداد دی جا رہی ہے کہ شور مچانے والے پہیے کو گریس کی ضرورت ہوتی ہے؟ ایک اور بڑا مسئلہ فلسطین کا ہے جب امریکی کانگریس نے میوچل سیکورٹی ایکٹ کے وقت ۱۶۰۰۰۰۰۰۰ ڈالر کی رقم مشرق قریب کیلئے طلب کی تو اس میں سے پانچ کروڑ ڈالر اسرائیل کے مہاجرین کیلئے مخصوص کی گئی تھی اور اسی قدر رقم عرب مہاجرین کیلئے منظور کی گئی تھی مسلمان پوچھتے ہیں کیا یہ اقدام غیر مناسب نہیں؟

آخر میں اخبار مذکور لکھتا ہے۔ امریکہ کو مسلمان ممالک کے مسائل کو سمجھنے کے لئے بہت دانشمندی کی ضرورت ہے۔ (اسٹار)

بین الاقوامی ادارۂ محنت میں پاکستانی کا تقرر

نیویارک ۴ فروری۔ بین الاقوامی ادارہ محنت کے ڈائریکٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ ادارہ کا جو شعبہ سالانہ عام کانفرنسوں کی سفارشات اور قرار دادوں پر عملدرآمد کی نگرانی کرتا ہے اس کا افسر اعلیٰ پاکستان کے مسٹر نصیر احمد کو مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر احمد اس سے پہلے وزارت صنعت میں حکومت پاکستان کے سابق ڈپٹی سیکرٹری تھے اور اس سے پہلے آسام ... وہ تارک وطن مزدوروں کے کنٹرولر رہ چکے ہیں (اسٹار)

مونگ پھلی سے کپڑا بنایا جا رہا ہے

لنڈن ۴ فروری مغربی افریقہ میں پیدا ہونیوالی مونگ پھلی سے بنایا ہوا کپڑا اس سال سکاٹ لینڈ کے قریب ایک کارخانے سے فروخت کیا جائے گا۔ آئندہ بارہ ماہ میں دو کروڑ پونڈ سے زیادہ کپڑا تیار ہوگا۔ مونگ پھلی سے بنا ہوا کپڑا اجوسنی کے بنائے ہوئے مصنوعی کپڑوں سے بہت زیادہ بہتر اور مضبوط ہے اس کا نام آرڈل ہے۔ روئی اور اون سے ملا کر آرڈل سے مختلف النوع کے پارچات بنائے جا رہے ہیں اس کو نہ تو کیڑا الگ سکتا ہے اور نہ یہ دھونے سے سکڑتا ہی ہے اس پر رنگ بھی کیا جا سکتا ہے۔

کپڑا تیار کرنے کیلئے ماہرین اور سائنس دان صرف مونگ پھلی کو ہی استعمال نہیں کر رہے بلکہ اس غرض کے لئے پرندوں کے پروں۔ سویا بینز انڈوں اور مچھلی پر بھی تجربات کئے جا رہے ہیں (اسٹار)

جنوبی افریقہ سے کوئلے کی برآمد

پریٹوریا ۴ فروری۔ یورپ اور امریکہ کے بعد جنوبی افریقہ کوئلے کا سب سے بڑا برآمد کرنے والا ملک بننے کی کوشش میں ہے۔ اسے امید ہے کہ یورپ کے ان کارخانوں کو بھی کوئلہ سپلائی کر سکے گا جہاں اس کی شدید قلت ہے۔ اس وقت ملک میں ایک کمیشن اندرون ملک کی صنعتوں کو کوئلہ سپلائی کرنے اور برآمد کے لئے مناسب انتظامات پر غور کر رہا ہے

کوئلے کی پیداوار کو بڑھانے کی کوششوں کے علاوہ کوئلے سے جیٹ ایندھن کا تیل تیار کرنے کے منصوبے بھی بنائے جا رہے ہیں۔ ایک کروڑ اسی لاکھ پونڈ کے ایک کارخانے کی تعمیر بڑی سرعت سے جاری ہے۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ ۱۹۶۰ء تک افریقہ دنیا میں سب سے زیادہ تیل برآمد کرنے لگے گا (اسٹار)

ہم مساوی بنیادوں پر برطانیہ سے آزادانہ تعاون کرنیکے لئے تیار ہیں

مصر غیر ملکی دباؤ سے آزادی حاصل کرنے کا تہیہ کر چکا ہے

قاہرہ ۴ فروری۔ مصری وزیراعظم نے اپنی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔ علی ماہر پاشا نے یہ ابید ظاہر کی ہے کہ یہ ایسی پالیسی ہے۔ جسے مصر کے سیاسی لیڈروں کی حمایت حاصل ہوگی۔

اس پروگرام کو سات سال بیشتر ماہر پاشا کے قائم کئے ہوئے ایک سیاسی اور مجلسی ادارہ "مصری محاذ" نے مرتب کیا تھا۔ پروگرام کی تمہید میں بتایا گیا ہے۔ مصر کو جسے صدیوں تک متمدن دنیا کے مرکز کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ اسے اپنی اہم بین الاقوامی حیثیت دوبارہ حاصل کرنی چاہیئے۔ اور جہاں تک ممکن ہو عرب لیگ سے تعاون بڑھانا چاہیئے

اینگلو مصری تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے پروگرام میں لکھا گیا ہے۔ "مصر ملت کی حیثیت سے آزادانہ تعاون کرکے مساوی بنیادوں پر برطانیہ سے دوستی کا خواہاں ہے۔ اور دنیا میں نئے حالات کی روشنی میں اقوام متحدہ کو درست بنانا چاہیئے"

"مصر برطانیہ سے ایسی آزاد دوستی کا خواہاں ہے جس میں دونوں فریقوں کے باہمی متفرق مفاد پوری طرح محفوظ رہیں۔ لیکن مصر کے مستقبل کا مسئلہ اس کے لئے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کا سب سے بڑا اساسی مقصد غیر ملکی فوج کا اخراج ہے کیونکہ وہ غیر ملکی دباؤ سے آزادی حاصل کرنے کا تہیہ کر چکا ہے۔ اگر برطانیہ ہمارے قومی مطالبات کو تسلیم کرے۔ تو مشرق وسطیٰ میں اس کا وقار بڑھ جائیگا اور اسے سارے عرب ممالک کی حمایت اور دوستی حاصل ہوگی۔ یہ دوستی حقیقی ہوگی۔ کیونکہ یہ احسان مندی پر مبنی ہوگی۔ اس سے مصر اس لائق بھی ہو جائے گا۔ کہ وہ پُروقار فضا میں اپنی ذمہ داریاں سنبھالے۔ نیز وہ اپنے سماجی۔ اقتصادی اور سیاسی منصوبوں پر عملدرآمد بھی کر سکے گا"

آخر میں اس پروگرام میں مصریوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ماضی کے اختلاف اور رقابتوں کو بھول جائیں۔ تاکہ ایک نئے دور کا آغاز ممکن ہو یا سیاسی جماعتوں کے درمیان اتحاد اور دوستی ہی حقیقی آزادی کی کلید ہے (اسٹار)

م اور ترقیاتی تجاویز پر جوش و خروش سے عمل ہو رہا ہے۔

آبادی اور پیداوار کے لحاظ سے امریکی اور روسی بلاک کا نمونہ

واشنگٹن ۴ فروری۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے باہمی سلامتی کے نئے ادارے نے ایک کتابچہ شائع کیا ہے۔ جس میں خاکوں اور نقشوں کے ذریعہ آزاد دنیا اور سوویٹ بلاک کی آبادی اور پیداوار کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اس کتابچہ کے مطالعہ سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ اور مغربی یورپ کی آزاد قوموں کے انسانی اور مادی ذرائع سوویٹ روس اور اس کی طفیلی مشرقی یورپی ریاستوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ہیں۔

کتابچہ میں دیئے ہوئے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ اور مغربی یورپ کی جملہ آبادی ۳۱ کروڑ ۴۰ لاکھ ہے۔ اور وہ سالانہ ۱۶ کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن فولاد، ایک ارب ۶ ½ کروڑ ٹن کوئلہ پیدا کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں روسی بلاک کی جملہ آبادی ۳۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ہے اور وہ سالانہ ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ٹن فولاد اور ۴۲ کروڑ ٹن کوئلہ پیدا کرتے ہیں۔

صرف امریکہ کی آبادی ۱۵۶۰۰۰۰۰۰ ہے اور یہاں ۱۰۶۰۰۰۰۰۰ ٹن فولاد اور ۵۵۴۰۰۰۰۰۰ ٹن کوئلہ پیدا ہوتا ہے (س۔ ا۔ س)

صوبائی تعصب پاکستان کے استحکام کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہے

ڈھاکہ ۴ فروری۔ وزیراعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے پریس کانفرنس میں فرمایا عصبیت پاکستان کے تحفظ کے لئے کسی بیرونی خطرے سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ صوبائی عصبیت کا ڈٹ کر مقابلہ کرنیکی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ لعنت پاکستان کے اتحاد کو منتشر کرنے کا باعث ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں آپ نے پاکستانی عوام اور اخبارات سے تعاون کی پرزور اپیل کی۔ وزیراعظم نے بتایا کہ پاکستان کے وزیر خارجہ دیگر مسلم اور ایشیائی ممالک کے تعاون سے طونس اور فرانس کے اختلافات کو ختم کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے اپنے دورہ کی مکمل تفصیلات پیش کیں اور کہا۔ عوام مسلم لیگ کے ساتھ ہیں۔ نوجوں کے حوصلے بلند ہیں۔ اضلاع میں جرائم کی رفتار بہت کم ہو گئی ہے